وہ پاکستان اب کہاں گیا، وہ پاکستان اب کہاں گیا

وہ دیس جو عالمِ فانی میں، الفت کا امن کا منظر تھا
وہ دیس جو شاعرِ ملت کے، احساسِ خودی کا پیکر تھا
وہ دیس جو امتِ مسلم کی، امید و بقا کا محور تھا
وہ دیس جو دینِ محمدؐ کا، اک جیتا جاگتا مظہر تھا
وہ پاکستان اب کہاں گیا، وہ پاکستان اب کہاں گیا

وہ جس میں دال اور گندم شکر، جھولی بھر بھر ملتے تھے
وہ جس کے کھیت اور کھلیان میں، نایاب سے موتی اُگتے تھے
وہ جس کے چوڑے سینے پر، اک شان سے دریا بہتے تھے
وہ جس کے پربت وصحرا میں، خوش باش مکیں سب بستے تھے
وہ پاکستان اب کہاں گیا، وہ پاکستان اب کہاں گیا

یہ بات سمجھ لو محنت سے، اس دیس کی حالت بدلے گی
ہر پیر و جوان کی ہمت سے، اس دیس کی صورت بدلے گی
ایمان وعمل کی عظمت سے، اس دیس کی سیرت بدلے گی
اللہ کی رحمت ونصرت سے، اس دیس کی قسمت بدلے گی
اُس دیس کو واپس لانا ہے، اُس دیس کو واپس لانا ہے

اِس ظلم کی بڑھتی چکی سے جذبوں کا سمندر اُبھرے گا
اخلاصِ عمل، حق گوئی سے پھر مہر منور اُبھرے گا
پھر قاسمؔ، خالدؔ، قائدؔ سا، بے باک وہ رہبر اُبھرے گا
اس پاک وطن کی مٹی سے، پھر دیں کا پیمبر اُبھرے گا
پھر دیس وہ واپس آئے گا، پھر دیس وہ واپس آئے گا
اُس دیس کو واپس لانا ہے، اُس دیس کو واپس لانا ہے

۹ نومبر ۲۰۰۹ء۔ ولادت یوم اِقبالؒ کے موقع پر کہی گئی۔

ڈاکٹر محمد جنید ندوی، اِنٹرنیشنل اِسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد
mjunaidnadvi@hotmail.com